بے قاعدہ ہو تو اس کی عدت کتنے ماہ خیال کی جائے؟

جواب: ایسی عورت تین ماہ تک عدت میں رہے گی۔ سنن ابن ماجہ میں حمنہ بنت جحش کی حدیث سے یہ مسئلہ ماخوذ ہے۔ باب ماجاء في البكر إذا ابتدئت مستحاضة أوكان لها أيام حيض فنَسِيتْها . اس بارے میں امام احمدؒ سے دو روایتیں ہیں: اوّل الذکر کے مطابق یہی تین ماہ اور دوسری روایت میں ایسی عورت ایک سال عدت گزارے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو المغنی: ۲۱۹/۱۱)

❁ سوال: اگر مندرجہ بالا کیفیت عادت والی عورت کی ہوجائے تو کیا وہ پرانی عادت کے مطابق عدت پوری کرے؟ (حافظ عبداللہ سلفی، مدرّس مدرسہ التوحید، لاہور)

جواب: ایسی عورت سابقہ عادت کے مطابق عدت گزارے۔ حدیثِ اُمّ سلمہ میں ہے:

دعي قدر الأيام والليالى التي كنتِ تحيضين (سنن ابن ماجہ: رقم ۶۱۵)

تین طلاقوں کے بعد رجوع؟

❁ سوال: محمد رمضان نے اپنی حاملہ بیوی کو پہلی طلاق ۲۸ مئی ۲۰۰۴ء کو دی، پھر ۳/جون ۲۰۰۴ء کو رجوع کرلیا۔ پھر لڑائی کی وجہ سے دوسری طلاق ۲/جولائی ۲۰۰۴ء کو اور تیسری طلاق ۲۵/جولائی ۲۰۰۴ء کو دے دی ۔ بعدازاں ۱۸/نومبر ۲۰۰۴ء کو بیوی گھر واپس آ گئی اور محمد رمضان نے دوبارہ نکاح کرکے رجوع کرلیا جبکہ بچے کی پیدائش ابھی تک نہیں ہوئی تھی، کیا یہ رجوع درست ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

جواب: بالا صورت میں دوبارہ نکاح کی گنجائش نہیں کیونکہ تین طلاقیں مختلف اوقات میں واقع ہوچکی ہیں۔ حدیثِ رکانہ بن عبدِ یزید اخو بنی مطلب کے قصہ سے یہ بات مترشح ہے کہ اختلافِ مجلس مؤثر ہے، لہٰذا اس شخص کو چاہیئے کہ فوراً اس عورت سے علیحدگی اختیار کرلے۔

شدید ڈیپریشن و بیماری میں دی جانیوالی طلاق

❁ سوال: میں نے ۱۹۹۳ء میں اپنی بیوی کو لڑائی جھگڑے کی وجہ سے ایک ہی وقت میں زبانی طور پر تین طلاقیں دے دیں اور پھر تقریباً تین ماہ بعد ایک عالم کے فتویٰ کی بنا پر بیوی سے رجوع کرلیا پھر اپریل ۲۰۰۶ء میں (جبکہ میں جسمانی طور پر بہت بیمار، بلڈ پریشر، دلی

www.KitaboSunnat.com

عارضے اور شدید ڈیپریشن کی وجہ سے بہت زیادہ ہائی پوٹینسی کی گولیاں استعمال کرتا ہوں) ہمارا جھگڑا ہوا اور میری بیوی، بچوں نے بہت زیادہ پریشان کیا اور کچھ میں شدید ڈیپریشن کا شکار تھا اور دوائی بھی لی ہوئی تھی اور اس حالت میں میری ذہنی حالت بہت زیادہ متاثر تھی۔ میں نے اپنے بیوی کو اپنے خیال میں دوسری طلاق دی، لیکن میری بیوی اور بچے جو اس وقت سامنے موجود تھے، کہتے ہیں کہ میں نے طلاق نہیں دی تھی، صرف بستر الگ کرنے کا کہا تھا جبکہ بیوی کہتی ہے کہ میں نے دوسرے دن صبح کچن میں اسے طلاق دی تھی اور مجھے اس کا بالکل یاد نہیں کہ میں نے طلاق دی تھی۔ میری بیوی بھی مائیگرین (سردرد) کی دائمی مریضہ ہے۔ میری حالت بیماری اور زیادہ ادویات کے استعمال سے اس طرح کی ہوچکی ہے کہ میری یادداشت بہت کمزور ہوچکی ہے اور بعض اوقات ہاتھ میں پکڑی چیز گر جاتی ہے۔ میری بیوی نے کہا کہ تم نے طلاق دی تھی۔ میں نے کہا ٹھیک ہے، اگر میں نے طلاق دی تھی تو میں رجوع کرتا ہوں۔ پھر ہم نے نو دس دن بعد رجوع کرلیا۔ لیکن پھر ۱۹ جون ۲۰۰۶ء میں جبکہ بیوی پاکستان گئی ہوئی تھی، ہماری فون پر آپس میں تو تکار ہوئی۔ میں نے اپنی بیوی سے کہہ رکھا تھا کہ تم نے اگر میری بات نہ مانی تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا اور پھر میں نے اپنی بیوی کو فون پر طلاق دے دی اور میری ذہنی حالت بیماری کی وجہ سے بہت متاثر تھی اور ادویات کا بھی اثر تھا۔ میری اس صورتِ حال میں شریعتِ مطہرہ میں میرے لئے کیا حکم ہے؟ (معروف حسن احمد، مانچسٹر)

جواب: صورتِ سوال سے ظاہر ہے کہ دوسری طلاق کے وقت شوہر کا ذہنی توازن درست نہ تھا، ایسی حالت میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔ صحیح بخاری کے ترجمة الباب میں حضرت عثمانؓ سے منقول ہے: ليس لمجنون ولا لسكران طلاق ''دیوانے اور نشئی کی طلاق قابل اعتبار نہیں۔'' اور ابن عباسؓ نے کہا کہ طلاق السكران والمستكره ليس بجائز ''نشئی اور مجبور شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔''

الغرض جب شدتِ مرض کی بنا پر آدمی کے ہوش حواس قائم نہ ہوں تو طلاق شمار نہیں ہوگی۔ عقل وشعور کی مضبوطی کی صورت میں ہی طلاق واقع ہوتی ہے جبکہ محل بحث میں معاملہ برعکس ہے۔ اور تیسری طلاق کا معاملہ بھی دوسری طلاق سے مختلف نظر نہیں آتا، البتہ اگر اس کا وقوع عقل وشعور سے ہوا ہے تو پھر شمار ہوگی، بہرصورت رجوع کی گنجائش موجود ہے۔

www.KitaboSunnat.com